ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ کتاب منبع التصنیف منشی ہدایت اللہ صاحب متخلص عاشق لکھنوی محمد ...

مسمی

[illegible]

۱۳۰۱ ہجری

حسب فرمایش محمد ابراہیم صاحب لکھنوی گماشتہ جناب محمد عبد الرحمن خانصاحب دام فیضہ

در مطبع مصطفائی واقع لاہور ۱۳۰۱ مطبوع گردید

قیمت فی جلد ۱۰/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے تو حمد قادر ستار چاہیے
بعد اوسکے نعت احمد مختار چاہیے

کرتا ہون معجزے مین محمد کے اب بیان
سننا سبھون کو دل سے یہ ہر بار چاہیے

دو ٹکڑے اک اشارے سے کر مہ کو یون کہا
اونگلی سے کٹ گیا نہین تلوار چاہیے

آپ آئے شرک مٹ گیا بت بولے سر جھکا
سجدہ بجز خدا کے نہ زنہار چاہیے

آدم پکارے دے کے محمد کا واسطہ
عفو گنہ مجھے مرے غفار چاہیے

دولہا مین ہر کاب یہ کہتے تھے جبرئیل
انعام اے براق کے اسوار چاہیے

آرام اک اشارے مین ہو جائے گا تجھے
آنکھون کا وصف اے دل بیمار چاہیے

در سخن مین اسلیئے لایا ہون نعت کے
حضرت سے مجکو موتیون کا ہار چاہیے

رحمت خدا کی آپ ہین مین پر گناہ ہون
تم سا شفیع مجسا گنہگار چاہیے

اکسیر خاک پائے مبارک کی ہے طمع
خواہش نہین درم کی نہ دینار چاہیے

بلوا لے مدینے مین مہر خدا مجھے
عاشق کو روئے پاک کا دیدار چاہیے

دعا اپنی یہی صبح و مسا رہتی ہی ہر داور سے
کہ ہو دلشاد دیدار رخ و زلف پیمبر سے

ملے خاک در شہ اس گدا کو ہی یہی خواہش
نہین حاجت مجھے اکسیر کی مطلب نہین زر سے

لکھون دندان شہ کا وصف گو فرقت سے روتا ہون
زبان میری سرشک چشم و دھو دے آب گوہر سے

بشر مین آپ ہین خیر البشر حاصل بشارت ہی
بچانا مجکو شاہا روز محشر حشر کے شر سے

جبین نوح پر روشن تھا نور اوس بحر رحمت کا
رہی محفوظ کشتی اسلئے طوفان کے چکر سے

صفائی روضۂ انور کی دیکھ آئینہ حیران ہی
ہین اندر کی سفیدی دیکھتے زوّار باہر سے

کرون پروانہ کیونکر مین بلا الفت کا پروانہ
رکھے پروانہ کیون پروانہ شمع روئے انور سے

حقیقت پیاس کی ای ابر رحمت تجپہ روشن ہی
پلا دو اکہی قطرہ مئی وحدت کے ساغر سے

قدم جنت مین رکھیگا سفر کے کرتے ہی گھر سے
رہ عشق محمد مین چلے گا جو کوئی سر سے

بنائے ایک مہ کے دو ہلال ابروئے احمد نے
دو پارہ اک اشارے مین ہوا ابرو کی خنجر سے

مجھے کہتی ہی کاذب صبح صادق راست کہتی ہی
کہان ہی نسبت خورشید زیبا روئے انور سے

کرون کیا زیر کوہ غم دبا ہون مثل تنکے کے
مدینے مین پونہچتا ورنہ اوڑکر پہلے صرصر سے

ادب کر شہ کا کیا کہتا ہی مہ دو لگانہ مین نسبت
ملا داغ غلامی پھر بھی دعوی روئے انور سے

جگہہ اک قبر کی دو بعد مرنے کے مدینے مین
ہی کافی خشت بالین کام کیا ہے سنگ مرمر سے

غم شہ مین مین برساتا ہون اشک آنکھون سے ای عاشق
عبث ہی ردرہی نیسان نہ بدلونگا مین گوہر سے

صفت دندان حضرت کی جو لکھتا ہی قلم میرا
جہان مین نام روشن ہو گیا گوہر رقم میرا

لے دیدار احمد جان کے بدلے تو ارزان ہی
خسارہ کسکو کہتے ہین یہ ہی سود سلم میرا

جما ہی قلب کے قالب مین ہر دم دھیان احمد کا
درم دل اور خیال اونکا ہوا نقش درم میرا

زیارت کو شفیع المذنبین کی لیچلا ہی دل
ملاتا ہی جبینہہ کو خاک مین نقش قدم میرا

الف سے قد کی اونکے ہی کچھ کشش شدت سے
کیا زیر و زبر غم نے ہی قد جیون جزم خم میرا

ہی سب مین نور احمد کا اور اونکا عکس ہی دین
دکھاتا ہی جہان کے سیر یہ دل جام جم میرا

طفیل حرمت احمد دعا مقبول ہو یارب
میسر ہو مجھے احرام سکن ہو حرم میرا

مہ نو کو اکڑتے دیکھہ بولی ابروے احمد
بنا دیگا تجھے سیدھا ارے ٹیڑھے یہ خم میرا

غزل یہ عندلیب دل پڑھے گا حشر مین جسدم
یقین حاصل ہی ہوگا آشیان باغ ارم میرا

نبی کی نعت لکھنے کی ترکیب ہاتھ آئی
عجب ڈھب سے گناہون کو مٹاتا ہی قلم میرا

اگرچہ نعمت دیدار کی ہی بھوکھ انکھون کو
مگر یاد محمد سے ہی آسودہ شکم میرا

ملی ہی شوق مین شہ کے دیار عشق کی شاہی
محبت کا ہی سر پر تاج درد و غم حشم میرا

عدم کا قصد جسدم دم کرے عاشق کا ای حضرت
رہے صلی علی اوسدم وظیفہ دمبدم میرا

ندیکھا ماہ کو جسنے رخ مہر سما دیکھا
ندیکھا مہر کو جب نور روے مصطفے دیکھا

جو زلف و عارض و خال محمد پر ضیا دیکھا
شب تار و مہ روشن ستارہ جگمگا دیکھا

بنا فکر رسا خوش کسلئے ہی تو نے کیا دیکھا
خیال نعت احمد مین کوئی مضمون نیا دیکھا

احد احمد مین احمد کو احد مین بر ملا دیکھا
احد کی حے سے مین میم احمد کو ملا دیکھا

شب معراج مین بولے فرشتے دیکھ حضرت کو · نہین اس شان کا انسان ہمنے دوسرا دیکھا
سمجھتا ہی تبر زنبیل سے وہ تاج شاہی کو · غنی دل ہو گیا جسکو ترے در کا گدا دیکھا
ہی عالم بحر غم کشتی ہی امت بار عصیان کا · خدا کا شکر ہی احمد سا اوسکا ناخدا دیکھا
بشر گر خیر ہی درکار پڑھ صلی علی ہردم · درود اکثر پڑھا خیر البشر پر آزما دیکھا
خیال گوہر دندان احمد مین جو آنکھونسے · گرا قطرہ مین سمجھا اشک در بے بہا دیکھا
نظر آیا جو قمری کو محمد کا قد موزون · الف وصلی سا اوسکو سرو سے مطلق جدا دیکھا
جھکا کر سر کو سجدے مین یہ بت لگے کہنے محمد سے · نقاب رخ پہ تیرے کیا جلوۂ نور خدا دیکھا
لئے جاتا ہی کھینچے اسکو وہ ہردم مدینے مین · دل پر آگہی کاہ اور شوق اوسکا کہربا دیکھا
شب معراج مین روح الامین سے کہتے تھے حضرت · رکے سدرے مین کیون کیا راستہ آگے تیا دیکھا
سہی قامت جو سرور کا نظر آیا تو حیرت سے · صنوبر سرو اور شمشاد و عرعر کو جھکا دیکھا
خیال نعت مین مضمون عالی خواب مین ڈھونڈھے · زمین کو سر کے نیچے آسمان کو زیر پا دیکھا
گل رخسار احمد کا خیال ایسا جما دل مین · تر و تازہ چمن پھولون کا آنکھون مین کھلا دیکھا
نمی چشم پر نم نے اثر اپنا جو پہنچایا · نہال شوق احمد کو تر و تازہ ہرا دیکھا
جو پہنچی نکہت زلف محمد چین و تبت مین · تو غم سے مشک کا خون ناف آہو مین جما دیکھا
نسمجھون فخر شاہی کسطرح اپنی فقیری کو · حدیث پاک مین الفقر فخری ہی لکھا دیکھا

ہو کعبے اور مدینے کی زیارت گر قبول اے رب
کہ مینے مانگتے عاشق کو ہردم یہ دعا دیکھا

خوبئے گل محبت سے کہہ باغبان کہہ خار سے
ہینے دیکھا روے احمد خوشنما گلزار سے

جسکو دیکھا اک نظر پائی تب غم سے شفا
نسبت چشم نبی کیا نرگس بیمار سے

ای ہما یکتا ہین حضرت سایہ ہو کب دوسرا
ہی اگر حاجت تجھے مانگ آپ کی دیوار سے

بخشوا کے حق سے کردینگے سبکدوش آپ وہ
ہون جھکائے سر اگرچہ مین گنہہ کے بار سے

لشکری بنکر اوترتے تھے ملائک عرش سے
شاہ دین لڑتے تھے جسدم لشکر کفار سے

بنگیا اونگلی سے کنگر ماہ کامل دو ہلال
جب کیا احمد نے ایما ابروئے خمدار سے

اسمان سے اوسپہ آتے تھے مقرب جبرئیل
کیا ملا رتبہ زمین کو سید ابرار سے

زلف احمد کا ہی مشکل عشق کب ہو دستیاب
یہ نہین سودا ہی وہ ہاتھ جو بازار سے

ہوگیا دیدار احمد خواب مین مجکو نصیب
بخت خفتہ کو جگایا دیدۂ بیدار سے

شہ کے غم مین رونے سے بھی مجکو حاصل ہی خوشی
بار عصیان ہون بہاتا چشم دریا بار سے

ہی غم شہ سے سبوئے چشم مین اشکون کا آب
آگ بجھ جائے گی کیا ڈر ہی عذاب نار سے

ہین ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ احمد کے یار
عنصر ایمان کو طاقت ہی انہین ہر چار سے

راحت جان محمدؐ فاطمہ خیر النساء
بضعۃ المنی مجھے ثابت ہوا اخبار سے

سبز بخت و سرخرو حسنین ہین سبط نبی
باغ عالم پُر فضا اونکے گل رخسار سے

ہو زیارت اوسکو کعبے اور مدینے کی نصیب
ہی دعا عاشق کی ہر دم ایزد غفار سے

لکھا ہی وصف یہ یا معجزہ دندان سرور کا
کہ سطر گریان ہی سلک کا حرفون پہ گوہر کا

کہا صبح جبین نے عارض احمد کو مہر کر دل — اشارہ شام گیسو نے کیا ماہ منور کا

چھپے کا شرم سے وہ دیکھ ابروے محمد کو — نہین کچھ خوف ہمکو آفتاب روز محشر کا

بہے آنسو غم شہ مین سبوے چشم ہی خالی — بھروں گا تجکو جام بھر کر آب کوثر کا

بتر و تختۂ خاکی سے سمجھا تخت شاہی کو — ہی بیٹھا بوریے پر جو گدا ہو کر تیرے در کا

عریضہ بام احمد عرش رفعت پر جو پہنچایا — مین ہوں مرہون احسان سو ممنون کبوتر کا

ہوا کاہیدہ تن ایسا فراق لف احمد مین — کہ ہی اڑ سکے لیے سانس اپنی جھونکا باد صرصر کا

لکا لاخون فاسد تھا دوئی کا جو رگ جان مین — ہی رکھتی عشق مین احمد کے وحدت کار نشتر کا

زبردست ایسے تھے دم تیغ دین یاران پیمبر — اوتارا اوسکا سر یہ حسبکا راہ شرع سے سر کا

امامت مین عدالت مین سخاوت مین شجاعت مین — ہوا شہرہ ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر کا

عدوے دین ہین سمجھے تیغ ابروے محمد کو — مژہ پر ہر گھڑی اونکو گمان رہتا ہی خنجر کا

نچھوڑا طایر مضمون نعت اوسنے فلک پر بھی — زمین سے جب اوڑا شہباز فکر تیز شہپر کا

ثنا خوان ہی محمد کا کسی کی ہو اوسکو کیا پروا
بھروسا ویسے ہی عاشق کو بس اللہ اکبر کا

سدا دلکی صدا ہی یہ کوئی کیا صدا جانے — کہ عاشق ہون محمد کا مرے دلکی خدا جانے

مریض ایسا نہین جو قم کے کہنے سے مین اوٹھ بیٹھون — تپ دوری احمد کی مسیحا کیا دوا جانے

حقیقت جب شب معراج کی جبریل سے پوچھی — کہا پیچھے رہا مین راستہ یہ مصطفی جانے

ہوا نور احد سے نور احمد باعث تکوین — ہی روشن سب پہ یہ اس بات کو اہل صفا جانے

اوتار وے لگے آئینہ مین نہ سینے عکس احمد کا
مصوّر جانے کیا اس شکل کی صورت خدا جانے

پیام اس بلبل مرسل کا تو لیجا باغ بطحا مین
صبا کہنا اوسی گل سے نکوئی دوسرا جانے

مزا عشق محمدؐ کا دل عاشق نے پایا ہی
کہان اس ذائقہ کا حوصلہ زاہد یہ کیا جانے

سراپای رسول خدا

سینے مین کسلئے مرا دل بیقرار ہی
ہر دم محمدؐ عربی کی پکار ہی

سودا ہی سر مین یہ کہ سراپا کرے رقم
سودا طلا کار کہتا ہی گو خاکسار ہی

قرآن مین جسنے وصف محمدؐ کئے بیان
مدّاح کی مدد کو وہی کردگار ہی

سردار انبیا کا سر نامدار ہی
تاج رسالت اوسپہ عجب پر بہار ہی

زلف سیاہ پر شب یلدا ہوئی فدا
رو کالا جسکے سامنے مشک تتار ہی

قربان ہی تیغ ابروے خمدار پر ہلال
نور جبین پہ مہ بدل و جان نثار ہی

انکھیں وہ جنسے آنکھ زیارت مین تھی لڑی
آہو حرم مین ہین وہ لے رم بار بار ہی

کان آپکے ہین کان ملاحت سے صاف تر
سنتے ہین جو گفتہ پروردگار ہی

عارض کے آئینہ کا پڑا عکس تابناک
حیرت سے مہر اسلئے پر اضطرار ہی

ہنستے کو پستون اورنہ نسبت مین لب سے دون
عناب ملکے پھیکون مجھے ناگوار ہی

انہر تو جھلملاتے ہین دانتونکی تاب سے
دُر دُر ہو ڈوب جا کے تراکیا شمار ہی

درج دہان مین ہائی یاقوت ہی زبان
ماہی سے دون مثال مجھے ننگ و عار ہی

پر دونون کی مثالین چمن سے مجھے ملین — یہ برگ گل ہے اور وہ ماہئی خار ہے
اب ریش پاک کے مین محاسن کرون بیان — ہر بال اوسکا تار شعاعی نگار ہے
وصف گلو کی فکر مین گردن جھکائے ہون — کہکر صراحی نور کی دل شرمسار ہے
ہر عاصیون کی پشت پنہ پشت پاک سے — مہر اوسپہ یہ شفاعت امت کا بار ہے
اسرار غیب سے ہے خزینہ بھرا شکم — اور ناف صاف قفل در شاہوار ہے
ٹکٹکا تو دیکھتا ہون کمر کی خبر نہین — راز نہان یہ وہم کو کیا اختیار ہے
بحر کرم مین ہاتھ لکیرین ہین موج حسن — پنجہ کو دیکھ پنجۂ خور غم سے زار ہے
دیکھی جو پائے پاک کی رفتار کبک نے — چال اپنی بھول کوہ مین زار و نزار ہے
سائے کی جستجو مین پھرا مین ادھر ادھر — دونون جہان ڈھونڈھے نہین آشکار ہے
کہتا ہے کوئی نور مین سایہ نہین سنا — ہے پاس وہ خدا کے کسی کا شعار ہے
یکتائے روزگار ہین ہر وصف مین حضور — سایہ ہو دوسرا مجھے کب اعتبار ہے
جاکر ہین آسمان سے پھر آیا زمین پر — ہر جا ظہور ذات نبی نور بار ہے ؎
حضرت کی شان مجھسے بیان ہو محال کیا — وہ آفتاب ذرہ کا کیا اقتدار ہے

عاشق کو روئے پاک کا دیدار دیجئے
ورد زبان ہے صل علی انتظار ہے

رباعیات

کہتے تھے یہ جبرئیل صرصر سمجھا — پھر پر بھی کہا او نہین نہ مین پر سمجھا

معراج کی شب جو رہگیا مین پیچھے ۔۔۔ پر اپنے نبی کے پانون شتہہ پر سمجہا +

دیگر

انسان سے ہو کب شان محمدؐ کی بیان ۔۔۔ ہو عقل فرشتون کی جہان پر حیران
دارا و سکندر کے ملازم تھے بشر ۔۔۔ جبریل امین تھے در شہ کے دربان

دیگر

احمد گئے افلاک پہ رفعت کو گئے ۔۔۔ آکر جو گئے پھر تو وہ فرحت کو گئے
عاشق سے سنون جانی و آنے کا سبب ۔۔۔ آئے تھے ہدایت کو شفاعت کو گئے

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

ای مرے معبود بندہ ہون ترا ۔۔۔ ہون مین عاصی اور تو رحمان مرا
بخشدے رحمت سے میری سب خطا ۔۔۔ غیر ترے کون میرا دوسرا
ایک ساعت بھی نہ تری یاد کی ۔۔۔ عمر اپنی مفت مین برباد کی
ہین گناہون سے مرے دفتر سیاہ[۱] ۔۔۔ [۳]دھووے باران کرم سے ای کریم
۱ مصرع اول
بحر[۲] عصیان کی نہین ملتی ہے تھاہ ۔۔۔ [۴]دے بہا اپنے رحم سے اے رحیم
۲
کچھ نہین میرے گناہون کا شمار ۔۔۔ عفو کر رحمت سے ای پروردگار
اب پشیمان اپنے کرنے سے ہوا ۔۔۔ عفو کر تقصیر میری اے خدا
اب دعا میری ہے ای رب رحیم ۔۔۔ کر روا حاجت مری تو ہے کریم

جان عاشق تن سے جب آزاد ہو

منہہ مین کلمہ دل مین تیری یاد ہو

غزلیات فارسی

ای محمد نور تو اول ہویدا کردہ اند	پس دو عالم راز انوار تو پیدا کردہ اند
مہر کرد از عکس روئی خویش زینت بارہا	روی مہر پر تو روی تو زیبا کردہ اند
قرب حق شد قاب قوسین از دو ابرویت عیان	لیک او ادنی دو چشمان تو ایما کردہ اند ؎
چشم موسی محو حیرت سینہ پر انوار شد	تا ز نور تو منور طور سینا کردہ اند ؎
ای محمد خاک پایت طوطیائی چشم انس	نقش بر دل نقش پایت را اجبا کردہ اند
پر شفا خاک قدم تو بگردون بردہ اند	بہر دوران سر گردون مداوا کردہ اند ؎
ساکنان کوی احمد را چو رضوان دید گفت	تا جہان در صدر جنت جابجا کردہ اند
از می وحدت سروری مثل تو دیگر نیافت	تا ز خور جام و خمی از چرخ مینا کردہ اند
غم ز آب و تاب دندان تو درہا کردہ اند	چون یتیمان اشک ریزان بارہا کردہ اند
ہست زلف پر شکن قبح ب جبین و عارضت	یا کہ شب را صبحدم با روز یکجا کردہ اند ؎
از برم تا رفتہ ای نوبر نخل امید ؎	خار خار در دو غم در دل خلشہا کردہ اند
آتش شوق محمد سوزد ای باد صبا	تا خمیر من ز آب و خاک بطحا کردہ اند
وعدۂ دیدار تو ز ایشان چو ہنگام حشر	جان و دل از صور آہم حشر برپا کردہ اند
شوق و عشق چشم فتانت چو ترکان تاختند	کشور جان را متاع صبر یغما کردہ اند

گفتۂ نعت محمد عاشق امین شوزنار

باب جنت از پی آرا تم واکرده اند

غواص فکر و بحر بیان محمدؐ است
نظم چو در ز مدحت شان محمدؐ است

فرموده خدا بزبان محمدؐ است
از هر بیان فصیح بیان محمدؐ است

یعقوب از نشاط پی شاه او شبان
صالح یکی ز ناقه کشان محمدؐ است

مه قاطع کتان ولی ز انگشت شاه دین
شق دیده گو تمش که کتان محمدؐ است

بی بهره کس ز دعوت اسلام او نماند
مهمان چه جن چه انس بخوان محمدؐ است

اثبات ظن و نفی گمان در سبا شک
کن وهم مرفع بحث میان محمدؐ است

دندان چو سین و بینی الف زلف همچو لام
چشم است صاد و میم دهان محمدؐ است

کی دید کس مثال تو لیکن در آئینه
هم عکس تست آنکه لسان محمدؐ است

بنیم نه قد سرو که جنبد نه از زمین
چشمم بقد سرو روان محمدؐ است

یاران او چهار ابو بکر و هم عمرؓ
عثمان و هم علی که چو جان محمدؐ است

هر یک شگفته همچو گل تازه اندر آن
باغ ارم خجل ز مکان محمدؐ است

تصدیق کرد سنگ و شجر از زبان حال
آری کلام حق بزبان محمدؐ است

عاشق چو نعت گفته نقد صله بگیر
در محشرت ز خوف امان محمدؐ است

گفتم ای دل ای تو فکرم محبت دنگر ار داشت
گفت نی نی ذکر نعت احمد مختار داشت

آن انا الحق حق کجا منصور را بر دار داشت
حق محمدؐ بر سر منبر بحق گفتار داشت

ذات او فرمان حق بوده مجسم مجتبی
زان سبب مهر نبوت احمد مختار داشت

بهر تعمیر حریم روضهات معمار چرخ
خشتهای مهر و مه در بن دیوار داشت

بهر رنگ آمیزئی ایوان تو نقاش چرخ
از شفق قرمز رنگ خود بخون دلگار داشت

مرکز خاک مدینه را چو مسکن ساختی
نقطهٔ دل در محیطش گردش پرگار داشت

خیر شد کز شعر برهمن گردان حکمت نمافت
قصد افشار گلویش رشتهٔ زنار داشت

روز محشر دیده رؤیت چون دلم از نعره
حشر برپا داشت لیکن صبر را از کار داشت

تا مریضان را شفا از شربت دیدار شد
چشم دیدارت لگلشن نرگس بیمار داشت

شیخ دین بود نه یاران نبی کز دست شان
سر شکست آنرا که پا در راه ناهنجار داشت

عصمت بنت نبی افزون از اوصاف است زانکه
زایهٔ تطهیر ذکر عفتش ستار داشت

دیده بهر گنج دین حسنین را الماس و لعل
خون بچشم الماس در دل حاسد غدار داشت

دید عاشق شب دو دندان احمد را بخواب
تا سحر چون ابر نیسان چشم گوهر بار داشت

دل کجا وصف رخ و زلف ترا می داند
ای محمد چکنم صبح و مسا می دانم

شق شود سینهٔ مه جان چو نمائی معراج
ماه انگشت ترا دست قضا می داند

زیر قصر تو پرد پر ز هوائی شاهی
سایهات نیست ولے همت همامی داند

طی نمودی شب معراج ره عرفان را
پیک جبریل نه آن راه صفا می داند

عاشق آمد بجهان دید کتب خانهٔ علم

ماحصل جمله تحصیل علی می داند

نه بنیم سنبل و نی لاله گلزار می بنیم — که زلف احمد مختار بر رخسار می بینم

قد دلجو چو سرو جو جهان در جستجوی او — پیش در قمری و دل کوبکو تکرار می بینم

بحشر آدم رسولان راهمیگوید که ای یاران — نجات خود طفیل احمد مختار می بینم

بظاهر گرچه چشمم هست مهجور از جمال تو — ولی دل را نگر در روضه ات نزوار می بنیم

ز تاب آفتاب حشر جوش فکر می سوزد — پناه خود بظل سید ابرار می بینم

بدور روئی خوبت حسن مه رویان معطل شد — نو رزم محض عشق لعبتان بیکار می بنیم

حبیب حق ترا دانم شفیع حشر می خوانم — گروه انبیا پیشش ترا سردار می بنیم

چسان وصف تو سازد ای محمد عاشق عاجز
چو لولاک از لب معبود در اخبار می بنیم

ای پیشوائی انس و جان مشتاق دیدار توام — ولی هادئی گم گشتگان مشتاق دیدار توام

سرتاپا نو الهدی بر حق محمد مصطفی — از نور تو روشن جهان مشتاق دیدار توام

آمد شب معراج بین روح الامین گفت اینچنین — فرمود رب ای جان جان مشتاق دیدار توام

نور تو کز لمعات آن روشن زمین و آسمان — همه چشم گشتم بهر آن مشتاق دیدار توام

رفت آن گل باغ زمن در گلشن شاه یمن — هر نخل شد این کلمه خوان مشتاق دیدار توام

از عاشق مسکین شنو و از عاجز غمگین شنو
ای دستگیر بیکسان مشتاق دیدار توام

قصیدہ مسمی بہ نیچر نامہ

بچھایا کیسا ہی شیطان نے دام نیچر کا ۔ پھسانا الّو کا ٹھہرا ہی کام نیچر کا

ادھر اودھر کیا کرتا ہی رات دن گھوڑ دوڑ ۔ ہی راہوار بہت بدلگام نیچر کا

گھسیٹ لیتا ہی وہ سب کو حُبِّ دنیا مین ۔ بھرا ہی بغض سے سب انتظام نیچر کا

نچھوڑے وہ کبھی کیسا ہی مال ہو لیلے ۔ یہی وطیرہ ہی یارو دوام نیچر کا

پسند جسکو ہوئی دلسے راہِ آزادی ۔ بنا وہ چھوڑ شریعت غلام نیچر کا

نہین ہین باتون سے واقف جو دین ایمان کی ۔ اونھین کو بھاتا ہی دلسے کلام نیچر کا

نماز روزہ و حج کی عبث مشقت ہی ۔ یہی پونہچتا ہی سب کو پیام نیچر کا

نہ السلام علیکم نہ کورنش تسلیم ۔ بجای اسکے ہی حُرّے سلام نیچر کا

نچھوٹے جھٹکا نہ گردن مروری مرغی بھی ۔ ہڑپ ہی کام یہی صبح و شام نیچر کا

کچھ امتیاز نہ حلّت کا ہی نہ حرمت کا ۔ حرام کھانا ہی قطعی طعام نیچر کا

جن و ملائک و دوزخ بہشت کچھ بھی نہین ۔ عقیدہ خام ہی رکھتا امام نیچر کا

وہ کچّی باتون سے کرتا ہی گرم بازاری ۔ نہ بکنے دونگا مین سودای خام نیچر کا

نہین ہین سوجھتے جن سر پہ ہی چڑھا شیطان ۔ کھُلے گا حشر مین یہ اتّہام نیچر کا

فرشتے مومنون کو خلد مین بٹھاینگے ۔ مقام نار مین ہوگا قیام نیچر کا

حدیث حق کو پیمبر کی بڑ بتاتا ہی ۔ ہی بڑ بڑانا یہ باطل تمام نیچر کا

ہی نص شرع مین ممنوع سود کا کھانا ۔ بیاج کھانے کو ہی حکم عام نیچر کا

ہوا وہ منکر آیات و نص قطعی کا — رہا نہ دین یہ ہے اہتمام نیچر کا
ہے گوٹ و کرتی و پتلون ٹوپی گھیدار — یہی لباس ہے دیکھا مدام نیچر کا
ہے چار حرف سے نیچر کی لفظ کا املا — ہے نون وطے سے وچے رہے نام نیچر کا
ہوئی جو نون کی نحوست سے نیچری منحوس — تو یے نے یاس بنایا مقام نیچر کا
چو چے ہے حرب بانی کا رنگ دکھلاتی — تو رے ریا سے بناتی ہے کام نیچر کا
بدی پہ اسکی بنا ابتدا سے سنتے ہین — خطا پہ دیکھتے ہین اختتام نیچر کا

ہے کرتا عاشق واعظ دعا پہ ختم کلام
بچائے حق ہمین ہے ازدحام نیچر کا

قطعہ تاریخ طبع از جانب شیخ ہدایت اللہ مصنف کتاب ہذا

بستان نعت شکر خدا طبع ہو گیا — مضمون ہین اسمین ہیچ لکھی سب نئے نئے
عاشق سن اسکے باد بہاری سنا گئی — بستان نعت کی کھلی گل اب نئی نئی